بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اذانِ سحر

بالِ جبریل (علامہ محمد اقبال)

انتخاب : محمد خان

اک رات ستاروں سے کہا نجمِ سحر نے	صبح کا ستارہ
آدم کو بھی دیکھا ہے کسی نے کبھی بیدار ؟	جاگا ہوا
کہنے لگا مریخ : ادا فہم ہے تقدیر	سمجھدار
ہے نیند ہی اس چھوٹے سے فتنے کو سزاوار	لائق
زُہرہ نے کہا : اور کوئی بات نہیں کیا ؟	ایک سیارہ
اس کرمکِ شب کور سے کیا ہم کو سروکار !	چھوٹا کیڑا
بولا مہِ کامل کہ وہ کوکب ہے زمینی	چودھویں کا چاند
تم شب کو نمودار ہو، وہ دن کو نمودار	ظاہر
واقف ہو اگر لذتِ بیداریِ شب سے	رات
اونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاکِ پر اسرار	بلند ترین ستارہ
آغوش میں اس کی وہ تجلی ہے کہ جس میں	دامن، جھلک
کھو جائیں گے افلاک کے سب ثابت و سیار	ستارے، سیارے
ناگاہ فضا بانگِ اذاں سے ہوئی لبریز	اچانک
وہ نعرہ کہ ہل جاتا ہے جس سے دلِ کہسار	پہاڑ

قال رسول الله ﷺ: "إن بلالاً يؤذنُ بليلٍ، فكلُوا واشرَبُوا حتىٰ تسمعُوا تأذينَ ابنِ أمِ مكتومٍ"

[البخاری ح:٢٦٥٦، مسلم ح:٣٦،٣٧]